مچھر بھگانے کے لیے مسجد میں آل آؤٹ (لیکویڈ) لگانا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-680

تاریخ اجراء: 03 رمضان المبارک 1446ھ / 04 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد میں مچھر کو بھگانے کیلئے آل آؤٹ لگانا کیسا ہے؟ یہ ایک لیکویڈ ہوتا ہے جسے مشین میں لگا کر استعمال کیا جاتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر وہ لیکویڈ بدبودار نہیں ہوتا تو اُسے مسجد میں لگا سکتے ہیں، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر وہ لیکویڈ بدبودار ہو تو اس کو مسجد میں لگانا، جائز نہیں ہوگا، کیونکہ مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔

چنانچہ سنن نسائی کی حدیث مبارکہ ہے: ”عن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اکل من ھذہ الشجرة، قال اول یوم: الثوم، ثم قال: الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا في مساجدنا، فان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه الانس“ ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس درخت سے کھائے، پہلے دن آپ نے لہسن کا فرمایا، پھر لہسن، پیاز اور گندنا یعنی لہسن کے مشابہ ایک بو والی سبزی کا فرمایا، تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 43، رقم الحدیث: 707، مطبوعہ حلب)

عمدۃ القاری میں ہے: ”قلت: العلة اذی الملائکة واذی المسلمین۔۔۔ ولا یختص بمسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم، بل المساجد کلھا۔۔۔ ویلحق بما نص علیہ في الحدیث کل ما له رائحة کریھة من الماکولات وغیرھا“ ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ممانعت کی علت ملائکہ اور مسلمانوں کو ایذا دینا ہے۔۔۔ اور یہ حکم صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام مساجد کے لیے ہے۔۔۔ اور حدیث میں جن

چیزوں پر صراحت کی گئی ہے، ان کے ساتھ کھانے والی اور نہ کھانے والی ہر اس چیز کو لاحق کیا جائے گا، جو بدبودار ہو۔(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد6، صفحہ146، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مسجد کو بو سے بچانا واجب ہے، ولہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی سلگانا حرام، حتی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ”وان یمر فیه بلحم نیئ“ یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا، جائز نہیں، حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہے۔۔۔ یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے، تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا، ایسا نہیں، بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں، اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔“ (فتاوی رضویه، جلد16، صفحہ232، 233، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید فتاوی رضویہ کے ہی ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بوئے بد سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔(فتاوی رضویه، جلد16، صفحہ288، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net